COUNTERFEIT MIRACLES

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

﴿مصنوعی/ بناوٹی معجزات﴾

(جان ڈبلیو روبنز)

ایڈیٹر کی رائے: یہ بینجمن وارفیلڈ کے لیکچرز جو اُس نے مصنوعی/ بناوٹی معجزات 1918ء میں دیئے اور جسے جون میں ٹرینٹی فاؤنڈیشن نے شائع کرنا ہے اس کا پیش لفظ ہے۔ جیسے کہ متحدہ امریکہ مذہبی ہوتا جا رہا ہے۔ تو یہ زیادہ توہم پرستی کا شکار ہو رہا ہے۔ یہ دوبارہ دریافت کرنا اور دوبارہ ایجاد کرنا ہے کہ مکمل غیر اقوام کے مذہب، اشارات اور عجوبے، کاہن صاحبان، مزارعات، دھیان، گھیان، روحانی تربیت، کلمہ مجسم کا پوجا، روحانی علاقے/ آبادیاں، شفایابی، زُہد (ترکِ دنیا) خانقاہ کی زندگی اپنانا، اور وجدانی تقریر، وارفیلڈ کا بائبل مقدس کے معجزات کی تشریح اور موجودہ با جدید علم مذہبی رجحان کی تشریح آج کے دور میں زیادہ وقت کے مطابق ہے نہ کہ 90 سال پہلے، اگر آپ چاہتے ہیں اس کے جعلی معجزات کی کتاب (300 سے زائد صفحات) مکمل حوالہ جات اور انڈیکس کے ساتھ اس کی 20 ڈالر قیمت ادا کریں جو وصول

کرنے کے بعد ادا کریں۔

اگر چہ مذہب کے متعلق شوق میں اضافہ ہوا ہے۔ اکثر چرچ جانے والے امریکی، شاید ساری دنیا میں چرچ انے والے ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے بائبل مقدس میں پڑھا نہیں ہے۔ جو اپنے آپ میں ایک موجودہ گرجا گھروں کے لیے لعنتی مردجرم ہے۔ فرض کریں کہ ادبی لیب یا ادارہ تشکیل دیا جائے کہ وہ شیکسپیر کا مطالعہ کریں۔ اور وہ صرف اس کی شاعری کے کچھ مصرعے اور اس کے ڈراموں کے کچھ بند کا مطالعہ کریں اور باقی سارا وقت دوسرے کاموں میں لگاتے رہیں۔ کیا ہم اس کو شیکسپیر کی سوسائٹی کہیں گے؟

بہت مشکل سے اب ایسے گرجا گھر جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں ہ کیا انہوں نے بنیادی تعلیم اپنی کلیسیا کو مسیحیت کی تعلیم کی کوشش کی ہے؟ اُن میں سے اکثر تو دراصل بائبل مقدس کی اہمیت اور اسکی سچائی کی اتنا زیادہ تعریف نہیں کرتے۔ اور اس کی بجائے مذہبی رسومات، سماجی، خیراتی، سیاسی سرگرمیوں اور جذباتی تجربات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے شیکسپیر کی سوسائٹی کو بھلا دیا۔ اور اپنا وقت کھیل کود میں سرف کر دیا۔ ایسے گرجا گھر نہ تو حوصلہ دیتے ہیں اور نہ عمل کرتے ہیں خدا کے کلام کے تعلیمی تجربات پر بھی اگر اس طرح کا کام کرنا ہے تو پھر صرف ماہرین کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ یعنی یونیورسٹی اور مذہبی درسگاہوں میں زیرِ مطالعہ طلباء وغیرہ۔

یہاں ایک بڑا مقصد ہے جو بائبل مقدس کی کم علمی کی وجہ سے پھیلایا جا رہا ہے۔ اس بڑے مقصد کے پس پشت ایک بہت بڑا نام ہے جسے طاقت کا نعرہ کہتے ہیں۔

گرجا گھروں میں بائبل مقدس کے چھوٹے اساتذہ ایک ہی چیز چاہتے ہیں کہ کلامِ مقدس کے ممبران میں اضافہ ہو۔ وہ تمام لوگ جو بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اپنے لیے سوچتے ہیں خداوند یسوع نے لوتا کی معرفت انجیل 12 :51) میں ان کے متعلق بتایا ہے کہ ان کو کنٹرول کرنا اور ان پر سبقت لے جانا ممکن نہیں۔ اور یہ لوگ چرچ کے خادمین ہیں اور وہاں کے افسران نہیں۔ اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ چرچ کے ممبران ان کی بغیر سوچے سمجھے پیروی کریں۔ اور وہ کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ چرچ کے ممبران ان کو ہدیہ دیتے ہیں اور ان کی

تابعداری کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ان کی سچائی کو جاننے کے لیے کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ چرچ کے خادمان لوگوں کو بتاتے ہیں کہ یہ گناہ ہے اگر ہم کسی کو جج کریں یا اس کی شخصیت کا جائزہ لیں اور خاص طور پر خدائے ممسوح کا ممبران کو چاہیے کہ صرف بینک کے چیک کاٹیں اور چرچ انتظامیہ کی پیروی کریں۔

اور ایسے نتائج حاصل کرنے کے لیے چرچ کے خادمان جو طریقہ استعمال کرتے ہیں وہ بالکل غیر تعلیمی ہے جو موجودہ گرجا گھروں اور موجودہ مذہب کے اندر رپایا جاتا ہے۔ یہ فلسفہ کہتا ہے کہ مذہب تو دل کا معاملہ ہے نہ کہ دماغ کا کہ ایک ایماندار کیسے زندگی گزارتا ہے؟ نہ کہ کیسے سوچتا ہے؟ مسیحیت تو یسوع کی پیروی میں زندگی گزارتا ہے نہ کہ صحیح العقیدہ ہوتا ہے۔ یہ زندگی ہے اور کوئی فیصلہ نہیں ہے، پڑھائی نہیں ہے اس تعلیم کا جو نتیجہ نکلا ہے۔ وہ چرچ جانے والے مومنین میں بائبل مقدس کی بنیادی سچائیوں کے متعلق پاتال کی گہرائی تک لاعلمی کا ذریعہ بنا ہے۔

کیونکہ شاید بائبل مقدس کے قاری نے اس کے چندحیوں کو بطور تعظیم پڑھا ہے۔ شاید کچھ نے تو پوری بائبل مقدس کو پڑھا ہے۔ لیکن کوئی ایسا چرچ جانے والا شاید ہی کوئی ہو جس نے صرف جلد ہی پڑھی ہیں۔ اور ایک ایسا چرچ جانے والا مومن جو یہ ہے کہ اس نے بائبل کو پڑھا اور پھر اس کو ویسے ہی سمجھا اور ایمان لایا ہو تو یہ ناممکن ہے یا بالکل ختم ہوتا ہے جا رہا ہے۔

اس لاعلمی اور مہلت ہمارے ہر طرف موجود ہے۔ ایک پر جوش مفکر، غیر قوم سام ہارس ایک جعلی آدمی جو ہر اس ووٹنگ اور رائے شماری کو آسانی سے مان لیتا ہے ہمیں بتاتا ہے کہ 80 فیصد امریکی لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل مقدس الہامی اور اغلاط سے پاک ہے 80 فی صد 240 ملین ہے اور یہ بات بڑی مضحکہ خیز ہے کہ 80 فیصد امریکی، یعنی یہ کہنا مبالغہ ارائی ہوگی۔ کہ اتنے فیصد لوگ بائبل مقدس کو الہامی اور اغلاط سے پاک مانتے ہیں۔

صفحہ نمبر 2) ٹرینٹی ریویو (جون 2007)

24 ملین لوگ جو بائبل مقدس کو مانتے ہیں مسیحی بھی ہیں اور زمین کا نمک بھی ہیں امریکی معاشرے کو بدل دیں گے۔ لیکن امریکی معاشرہ بدلا نہیں گیا۔ کم از کم بہتری کی طرف تو نہیں گیا۔ بلکہ امریکی تہذیب تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ گرجا گھر اور لوگ پارس کہتا ہے کہ یہ سچے ایماندار ہونے کی بجائے سچے بت پرست اور مُرتد ہیں بقول پارس زیادہ دنیاوی فلاسفی سے دلچسپی اور مشابہت رکھتے ہیں نہ کہ بائبل مقدس کی تعلیمات سے۔ کیونکہ امریکی گرجا گھروں کے نگہبان جھوٹے اساتذہ، اور غیر مومنوں سے بھرپور ہیں۔ اور جس معاشرے کا وہ حصہ ہیں۔ وہ تیزی سے اپنی تہذیب کی خصوصیات کو کھو رہی ہے۔ کیونکہ جرم کی بڑھتی شرح اور گورنمنٹ (دونوں انفرادی اور سیاسی طور پر غیر قانونی صورتِ حال دو بڑے اشارے ہیں کہ تہذیب انحطاط کا شکار ہیں۔ اور قدامت پرست مسلمان بھی ایک فارمولے کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور متحدہ امریکہ ایک زوال پذیر قوم ہے۔ اور جو اس زوال سے انکار کر رہے ہیں احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ اور جو گرجا گھر اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں ان کے کیسے ایمان ہیں؟ کہ وہاں پر ہم جنس پرست کو چرچ کا ممبر بنایا جا رہا ہے اور ان کو کلیسیائی عیدوں پر فائز کیا جا رہا ہے۔ جوئے کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ دہشت گردی اور اسقاطِ حمل کی حمایت کی جا رہی ہے اور جھوٹی تعلیم پھیلائی جا رہی ہے اور رسماً وہ یسوع کا جسمانی بدن اور خون کھا پی رہے ہیں۔

یہ شخصی اور ذاتی مانی ہوئی رسمی آدم خوری (اس سے بڑا کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے اس رسم کے لیے جسے رومن کیتھولک چرچ اپنا بڑا ساکرامنٹ کہتا ہے) ایک ایسی مذہبی رسم جسے پوری دنیا میں ابلیس سے زیادہ کیتھولک بپتسمہ یافتہ مسیحی کھاتے ہیں۔ یہ بھی ایک غیر مسیحی رسم ہے یا پھر یسوع مخالف عقیدے کا حصہ ہے۔ روحانی اور خدائی معجزات کبھی بند نہیں ہوئے۔ اور یہ اکیسویں صدی میں بھی ہوتے رہیں گے۔

دراصل رومن کیتھولک چرچ کے پاس انتظامی قسم کے معجزات ہیں۔ ہر پاک ماس کے دوران کاہن معجزانہ طریقے سے روٹی اور مے کو الٰہیاتی اور جسمانی /طبعی طور پر پاک بدن اور خون میں تبدیل کرتا ہے تاکہ نیک اور تابعدار مومنین ان کو کھا اور پی سکیں۔ یسوع مسیح کے ساتھ روٹی اور مے میں مسیحی کیتھولک ہیں ایک ذاتی تعلق میں بندھ کر دوزخ سے بچ جاتے ہیں۔ رومی کاہن کو صرف ایک فارمولہ کہنا ہے۔

لاطعینی میں (پاک، ایسٹ کارپُس کا اُوم) یہ میرا بدن ہے۔

اور میدے کی روٹی معجزانہ طریقے سے اصل معنوں میں یسوع مسیح کا بدن بن جاتا ہے۔اس طرح کے عقیدے اور سرگرمیاں رسمی جادو اور اس طرح کے معجزات جو پرانی غیر اقوام تہذیبوں میں ہوتے تھے اُس سے ذرا بھر بھی مختلف نہیں ہیں۔

ہاکس پاکس محاورہ جو عام شوقیہ جادو کے ڈرامے لگتے ہیں ان میں استعمال ہے یہ الفاظ (پاک ایسٹ) سے نکلتے ہیں جو یوخرست میں استعمال ہوتی ہے۔

رومن کیتھولک مورخ کارلس ایم۔این جوئیل یونیورسٹی کا بڑا افسر تھا۔مسح شدہ ہوستیا اپنی ذات میں ہی بہت سارے معجزات کا دور وسطی میں موجب ہے۔

عامۃ المومنین کا کلیسیا جوق در جوق پاک ہوستیے کو دیکھے جاتی اور تمام معجزات کو اس سے منسوب کردیتی۔پاک ہوستیا سے خون بہا۔ میدے سے خمیر بنا، یسوع کے بدن اور تشبیہ میں تبدیل ہوئی ہوئی اس نے اپنے آپ کو ناپاک ہاتھوں سے بچا کر رکھا، اور بعض اوقات تو چیزوں یا عناصر کو کنٹرول بھی کیا۔

قدیم غیر مسیحی تہذیبوں/ معاشروں میں (اور آج کل کے کچھ جدید معاشروں میں بھی) کچھ معجزاتی شفا ہے، بدرحوں کو حاضر کرنے والے بزرگ ہیں۔شفا دینے والے کاہن ہیں۔ہیکل ہیں اور رسومات ہیں وجدانی گفتگو یا جسے غیر زبان کا تحفہ کہتے ہیں ظہور اور قریباً تمام معجزات جو قرون وسطی اور موجود رومی مذہبی معاشرے میں موجود ہے۔

بہت سارے چرچ جانے والے تاریخ سے آگاہ نہیں ہیں اور نہ ہی وہ محسوس کرتے ہیں کہ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ حتیٰ کہ شیطان اور بدروحیں بھی معجزات کرسکتی ہیں۔

بیسویں صدی میں دونوں سرکاری اور کلیسائی سکولوں نے جان بوجھ کر اپنے اپنے طلباء کو قدیم مصری، یونانی اور رومی تہذیب کی

مذہبی تاریخ کے متعلق غلط تعلیم دی۔

انسانیت کے حامی مفکرین عقل انسانے کی وکالت کی، جس کا مقصد قدیم غیر مسیحی تہذیبوں کو برداشت والے پیش کرنا تھا۔ کیونکہ وہ بتانا چاہتے تھے کہ امریکہ کا موجودہ امن اور آزادی قدیم یونانی اور رومی اثر کی وجہ سے ہے نہ کہ بائبل مقدس کی وجہ سے

(صفحہ نمبر 3)

اہل روم نے ثابت کرنے کے لیے کہ رومی کیتھولک چرچ کے معجزات الٰہی اور بالکل عمدہ اور اپنی مثال آپ تھے۔ غیر اقوام کے معجزات اور مذہب کو جن سے رومن چرچ سلطنت نے اپنا نقطہ آغاز پایا تھا۔ اس کو بدل دیا۔

نہ تو انسانیت کے ماہرین جو گورنمنٹ / سرکاری سکول چلاتے ہیں نہ اہل روم جو پیرش کے یا چرچ کے سکول چلاتے ہیں بائبل مقدس کو اپنے طلباء کو پڑھایا۔ بلکہ دونوں نے بائبل مقدس کی اصل تعلیم کو کلاس روم کے اندر ہی اپنے ناپاک ارادوں کی وجہ سے دفن کر دیا۔

رومی کلیسیائی سلطنت نے معجزانہ طور پر قدیم غیر مسیحی معاشرے سے کافرانہ رسومات لے لیں۔ ان پر پاک پانی کا چھڑکاؤ کیا اور اسے مسیحی بنالیا۔ جو خود ایک کافرانہ نظریہ ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا آیئے کارلوس آئیر کی زبانی جانتے ہیں:

1509ء میں جب جان کیلون پیدا ہوا۔ مغربی مسیحیت میں ابھی تک ایک مشترکہ قرب تھا۔ آسمان زمین سے زیادہ دور نہ تھا۔ پاک کو ناپاک میں بدل دیا گیا۔ روحانی کو مادی میں خدائی طاقت کو کلیسیاء اور اس کے ساکرامنٹ میں منتقل ہوگئی۔ جو بہت سے طریقوں سے عام لوگوں کی پہنچ میں آئی۔ معاف کرنا اور سزا دینا۔ قدرت کی آفات سے بچنا، شفا دینا آرام دینا اور ہر طرح کے عجوبوں کے لیے کام کرنا۔ کاہن خونیوں، زنا کاروں کو معاف کر سکتا تھا۔ مقتلوں، زمینوں اور مویشیوں کو برکت دے سکتا تھا۔ اپنی زندگی کے دوران مقدسین آسمانی بجلی کو چمکنے سے روک سکتے تھے۔

اندھے کی آنکھ کھول سکتے تھے اور پرندوں اور مچھلیوں کو کلام کی منادی کر سکتے تھے۔ وقت اور زمانے کی قید کے بغیر وہ اس سے بھی

بڑھ کر اپنے تشبہات کے ذریعے اور موت کے بعد اپنے جسم کے تبرکات کے ذریعے بہت کچھ کر سکتے تھے۔ مثلاً مقدس کرسٹوفر کے مجسمے پر نیک نگاہ پورے دن موت اور بیماری سے بچاتی تھی۔ مقدس فرانسس کے چغے میں دفنائے جانے پر موت کے بعد آرام ملتا تھا۔ سینٹ آگو کی زیارت جہاں فرشتوں نے مقدس جیمز (ایوب) کے جسم کو زمین کے حوالے کیا تھا۔ یا پھر کنٹ بری میں جانا جہاں مقدس تھامس بیکٹ کی کھوپڑی کو بادشاہ ہنری دوم کے سپاہیوں نے دو حصوں میں کاٹ دیا تھا۔ اس سے لنگڑا ٹھیک ہو جاتا۔ یا پھر روح کو برزخ سے نجات مل جاتی تھی۔ یورپ کے نقشے پر مقدس جگہوں کے ساتھ سجا ہوا ہے۔ اور زندگی معجزات توقعات بہتر ہوتی ہیں۔ عام اذہان میں اور کلیسیا کی باضابطہ تعلیمات کے مطابق، قریباً تمام چیزیں ممکن ہیں۔ حتیٰ کہ ایک شخص جی اُٹھے یسوع کا مسح کیے ہوئے ہوستیے کے ذریعے بدن اور خون کھاتا ہے۔

آج اکیسویں صدی میں اس معجزانہ رسومات اور عقائد کا زندہ رہنا اُسی غیر مسیحی اقوام کے معجزات اور عقائد کی پیروی کرتا تھا۔ جو اس وقت کی مسیحی سلطنت نے نئے معنی کے ساتھ اختیار کیا۔ چنانچہ آج کے مسیحی دور میں جو دوسروں کو جو یہ پرانی رسومات جن کو قدیم زمانے میں مسیحی سلطنت کے مذاہب نے نئے روپ کے ساتھ قبول کر لیا۔ آج اگر دوسروں کو مانتے تو ان کو غیر مسیحی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان معجزات کو الٰہیاتی سمجھتے ہیں۔

رومن کیتھولک چرچ اپنے مومنین کو بتانا چاہتا ہے کہ اس کے کاہن معجزات کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی کہ مقدسین کے برکات اور ان کا ظہور بھی معجزات سے کم نہیں۔ لاکھوں کیتھولک اور دیگر مسیحی ان مقدس جگہوں کی زیارت کے لیے جاتے ہیں جہاں مجسمے خون زندہ ہیں۔ تصاویر روتی ہیں اور ظہور ظاہر ہوتا ہے۔ میڈیا کے مبشر ان جن کا عقیدہ نجات رومن کیتھولک ہے۔ اپنے شیڈول کے ذریعے ٹیلی ویژن پر معجزات نشر کرتے ہیں اور پوری دنیا میں جعلی پیر کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دورِ وسطیٰ کی طرح آج بھی یورپ توہم پرستی اور معجزات سے بھرپور ہے اور دن بدن یہ خراب ہو رہا ہے۔ مادیت پرستی اور معجزات

ایک بار پھر آپس میں مکس اپ ہو رہے ہیں جیسے کہ قرون وسطی میں تھے۔

کیا خداوند یسوع المسیح کو جلد نہیں لوٹنا چاہیے۔کیا دوسرے نشاۃ ثانیہ کی ضرورت نہیں جو آج اکیسویں صدی میں ہو۔اور دنیا آج کے جدید دور عالمی سیاہ تاریخ کے ذریعے تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔

آئیر نے سولہویں صدی کے مسیحی نشاۃ ثانیہ کے اثرات میں سے کچھ کو بیان کیا ہے۔پندرھویں صدی کے آخر میں زندگی اس قدر نازک موڑ پر تھی کہ مسیحی مومنین کو اندیشہ رہتا تھا کہ جو مغربی یورپ میں رہتے تھے کہ روحانی اور مادہ پرستی کو ملا یا مدغم نہ کر دیں۔اور پاک کو ناپاک میں ذم نہ کر دیں۔اس وقت یہ مذہب سب سے زیادہ مافوق الفطرت طاقتوں کو پکڑنے پارسائی حاصل کرنے میں سب سے اہم تھا۔ قرونِ وسطی کا آخری دور بہت زیادہ جادوئی تھا۔اور کلیسیا رہبروں اور جادوگروں میں کچھ کم ہی فرق تھا۔

صفحہ نمبر 4)

زیادہ اس میں کہ وہ کیا کر سکتے تھے تا کہ ان کا سارا اختیار کس میں بندھا ہوا تھا۔

14 سال بعد 1523 میں جب کیلون نے یونیورسٹی آف پیرس میں اپنی پڑھائی کا آغاز کیا اس وقت ممکن نہ تھا کہ روحانی کو ہاری میں مدغم کر دینے یا ہو جانے کو معمولی اہمیت دی جاتی۔اور اس وقت کے انقلاب نے جہاں بہت سی دوسری چیزوں میں تبدیلی پیدا کی اس میں اس طرح کے مذہب کا خاتمہ بہت بڑی تبدیلی تھی۔

لوتھر اور دیگر مصلحین جنہوں نے بائبل مقدس کی تبلیغ کی تو یورپ بدل گیا۔اُن کی (تبلیغ نے)کلیسیا کو رومن کیتھولک چرچ کے ظلم اور توہم پرستی سے آزاد کر دیا۔اس تہذیبی تبدیلی نے تعلیم ،خط ،سائنس،فن اور تجارت کو ترقی دی۔یہاں سے کلیسیا اور نظامِ ریاست میں /علیحدہ ہونا یا فرق پڑنا شروع ہوا۔اور کپٹلزم شروع ہوا۔لیکن مذہبی توہم پرستی کو ختم نہ کر سکا۔اس لیے بت آج بھی ہمارے ساتھ موجود ہیں مذہبی شک بندی جس میں بائبل مقدس پیوستہ ہے اور جسے ان مصلحین نے پڑھایا بھی تھا کو آسانی سے مذہبی طور پر ایمان لے

آنے کوختم کر دیا ہے یا اس کی جگہ لے لی ہے۔ چرچ جانے والے آسانی سے ایمان کوفوری طور پر آسانی سے مذہبی عقائد کوقبول کرنے والوں کے ساتھ ضم کر دیتے ہیں اپنی غفلت کی وجہ سے۔لیکن مسیحی ایمان اتنا آسان نہیں ہے۔یہ تو درحقیقت اتنی جلد بازی کے خلاف ڈھال ہے۔

صحائف میں بار بار مسیحی افراد کو اس طرح کے ایمان کے بارے میں مشکوک یا تنقیدی ہونے کو کہا گیا ہے عام چرچ جانے والے مسیحی کو بالکل نہیں پتہ کہ چھوٹے اساتذہ کے بارے میں کتنی بار وارننگ دی گئی ہے۔

استثنیٰ تشریح:18:20-22

اور جونبی یہ گستاخی کرلے کہ کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے سے کاہن نے اُسے حکم نہیں دیا۔یا دوسرے معبودوں کے نام سے نبوت کرے۔تو وہ نبی ضرور قتل کیا جائے۔اگر تو اپنے دل میں کہے کہ کیسے معلوم ہو کہ یہ بات خداوند نے نہیں کہی تو اگر وہ نبی خداوند سے کچھ کہے اور اُسکا کلام پورا نہ ہو اور واقع نہ ہو۔تو وہ کلام خداوند نے اسکو نہیں فرمایا۔بلکہ اس نبی نے گستاخی سے وہ بات کہی ہے۔تم ایسے سے نہ ڈرنا۔

امثال:26-25)جب وہ جلدی سے بولیں تو اس کا اعتبار نہ کر کیونکہ اُس کے دل میں منت چند مکروہیت ہے۔

مقدس متی:15-7)جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔

مقدس متی:6:4-24)خبردار تم کو کوئی گمراہ نہ کردے۔کیونکہ بہترے میرا نام لے کر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور وہ بہتروں کو گمراہ کریں گے تم لڑائیوں کی افواہ کو سُنو گے۔خبردار گھبرانہ جانا۔کیونکہ ان باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

یوحنا:37-10)اگر میں (یسوع) اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو، کچھ اس طرح کہ ہیں جھوٹے رسول، دھوکہ دینے والے کام کرنے والے، جو اپنے آپ کو یسوع کے رسول بتاتے ہیں۔اور اس میں کوئی عجوبے والی بات نہیں کہ شیطان بھی اپنے آپ کو

نور کے فرشتے کا روپ دے سکتا ہے۔ اور یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں اگر اس کے کارندے اپنے کو آپ راستی کے کارندوں میں بدل لیتے ہیں۔ جن کا انجام ان کے کاموں کے مطابق ہوگا۔ بحوالہ: (۲ کرنتھیوں 15:13-11)

کلیسیوں 8:4-2) میں اس لیے کہتا ہوں کہ کوئی چرب زبانی سے تمہیں دھوکہ نہ دے۔ خبردار کوئی اُس فیلسوفی اور بے ہودہ مغالطہ سے تمہیں فریب نہ دے جو آدمیوں کی روایت اور دینوی اصول کے موافق ہیں نہ کے مسیح کے موافق:

اتھسالونیکیوں 21:5) سب باتوں کا امتحان کرو جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو۔ (لیکن وہاں جھوٹے نبی بھی تھے لوگوں کے درمیان جسے تمہارے درمیان جھوٹے معلم بھی ہوں گے جو ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے او اس مالک کا انکار کریں گے جس نے اُنہیں خریدا ہے اور اپنے آپ پر جلد ہلاکت کھینچ لائیں گے۔ (۲ پطرس 1:2-2)

پیارو! تم ہر ایک روح کو نہ مانو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں (ا یوحنا 1-4)

یہ شک ضروری تھا اور ہے کیونکہ بہت سارے جعلی لوگ، جھوٹے اساتذہ/معلم اور جھوٹے مذاہب ہیں۔

صفحہ نمبر 5:

اصل میں سارے مذاہب ماسوائے ایک کے سب جھوٹے ہیں۔ انسانی علم کے مفکرین جنہوں نے کہا ہے کہ مذاہب کے معاشروں پر بہت نقصان دہ اثرات ہیں ان کے پاس ایک وجہ ہے غیر مسیحی مذاہب آج اور ہمیشہ نقصان دہ ہیں۔ ان پر ایمان نہیں رکھنا۔ جب پولوس رسول اتھنس شہر میں آیا تو وہ یہاں کی مذہبی ثقافت کو دیکھ کر بیک متاثر ہوا۔ شہر کے چوک کو جو خالی ہونا چاہیے تھا مگر نہیں تھا۔ کیونکہ وہ بتوں سے بھرا ہوا تھا۔

اعمال: 17:16-23) اور جس وقت پولوس اتھنے میں ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اُس نے شہر کو بتوں سے بھرا ہوا دیکھا اور اس کا جی

بل گیا۔اس لیے وہ عبادت خانے میں یہودیوں اور خدا پرستوں سے اوران سے جو بازار میں ملتے تھے روز بروز بحث کرنے لگے۔اور بعض کہتے تھے کہ بکواس کرتا تھا۔اے اتینی مردو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں نہایت متعبد ہو۔کیونکہ میں نے سیر کرنے اور تمہارے معبودوں پرنظر کرتے ہوئے ایک قربان گاہ پائی جس پر یہ لکھا تھا۔کہ خدائے مجہول کے لیے۔

قدیم یونانی اور رومی معاشرے اب مصری اور بابل کے معاشرے کی بات نہیں کرتے۔اور تمام رومی کیتھولک معاشروں کی طرح خواہ قرونِ وسطیٰ کے ہوں یا جدید بہت مذہبی تھے اور انہوں نے بت پرستی کی۔

مسیحیوں نے اپنے علیحدہ عقیدے ایک خدا میں ایک یسوع مسیح کے ذریعے ایمان اور ایک کلام مقدس کے ذریعے اعتقاد کی وجہ سے بدھ پرستی، رومی اور دیگر مذاہب کے خداؤں کی پرستش نہیں کی اور ان کو اس بات کی سزا بھی اُٹھانی پڑی۔یہ سارا واقع رسول کے اعمال کی کتاب درج ہے۔

جب وہ لوگوں سے کلام کرر ہے تھے تو کاہن اور ہیکل کے سردار اور صدوقی ان پر چڑھ آئے کیونکہ نہایت رنجیدہ ہوئے کہ وہ لوگوں کو سکھاتے اور یسوع کی مثال دے کر مُردوں میں سے زندہ ہونے کی منادی کرتے تھے۔

اعمال:10-6(60-7)وہ نہ تو اُس حکمت کا اور نہ روح ہی کا مقابلہ کر سکے۔جس سے استیفانس کلام کرتا تھا۔پس جب وہ استیفانس کو سنگسار کرر ہے تھے تو اُس نے دعا کر کے کہا کہ اے خداوند یسوع مسیح میری روح قبول کر۔اور گھٹنے ٹیک کر اُس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے خداوند گناہ ان کے ذمے نہ لگا اور نہ یہ کہہ کر سو گیا۔

اعمال:25:20-9)اور وہ (پولوس) فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور سب سننے والے حیران ہو کر کہنے لگے کہ کیا یہ وہ نہیں جو یروشلیم میں اس نام کے لینے والوں کو تباہ کرتا تھا۔اور یہاں بھی اسی لیے آیا تھا کہ اُن کو باندھ کر سردار کاہنوں کے پاس لے جائے۔اور جب بہت سے دن گزر گئے تو یہودیوں نے مل کر صلاح کی کہ اُسے قتل کریں۔اور ان کی سازش شاؤل کو

معلوم ہوگئی اور چونکہ وہ رات دن پھاٹکوں پر لگے رہے کہ اُسے مار ڈالیں ۔تو اسکے شاگردوں نے رات کو اُسے لے کر اور ایک ٹوکرے میں بیٹھا کر دیوار سے نیچے لٹکا دیا۔

اور بہت سے دوسرے جو جادوگری کرتے تھے اپنی جادوئی کتابیں لائے اور سب کے سامنے ان کو جلا دیا۔انہوں نے ان کتابوں کا حساب لگایا تو کل 50ہزار چاندی کے سکے کے برابر تھا۔پس خدا کا کلام بڑا زورآور اور پُر اثر ہوتا گیا۔اور ان کے راستے میں بڑی آمدو رفت اور چہل پہل تھی ۔اس طریق کی بابت بڑا فساد برپا ہوا۔دیمیتریس نامی ایک صالغ تھا۔جو ارطمیس کے نقرئی مندر بنا تا تھا۔اس نے ان کو اور ہم پیشہ کاریگروں کو جمع کر کے کہا کہ اے مردو تم جانتے ہو کہ ہمارا نفع اسی پیشہ سے ہے۔اور تم دیکھتے اور سنتے ہو کہ صرف افسوس ہی میں نہیں بلکہ تقریباً تمام آسیہ میں اس پولوس نے بہت سارے لوگوں کو پھسلا کر گمراہ کر دیا ہے۔

صفحہ نمبر 6)

کیونکہ کہتا ہے کہ جو ہاتھ کے بنے ہوئے ہیں وہ خدا نہیں ہیں۔پس صرف یہی خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ بے قدر ہو جائے گا بلکہ بڑی دیوی ارطمیس کا مندر بھی ناچیز ہو جائے گا۔جسے تمام آسیہ اور ساری دنیا پوجتی ہے اس کی عظمت بھی جاتی رہے گی۔اور جب انہوں نے یہ سُنا تو غصے سے بھر گئے اور چلا چلا کر کہنے لگے کہ افسیوں کی ارطمیس زندہ باد اور تمام شہر میں بلوا ہوا۔اور سب مل کر پولوس کے ہم سفر گائس اور ارسترکس مقدونیوں کو پکڑ کر تماشہ گاہ کو دوڑے اور جب عوام میں جانے کا ارادہ کیا تو شاگردوں نے اُسے روکا۔اعمال19:30-19)

جب 86 سالہ بوڑھے پولی کارپ کو رومیوں نے گرفتار کر لیا۔اس نے رومی خداؤں کی پرستش کرنے سے انکار کر دیا تھا۔تب اُس کا اقرار تین بار عوام میں پڑھا گیا۔

تب فوراً یہودی اور غیر اقوام کے گروہ نے بلند آواز سے پکارا۔یہ آسیہ کا معلم ہے یہ مسیحیوں کا باپ اور ہمارے خداؤں کا بھگانے والا ہے چھینکنے والا ہے۔اور یہ بہت سے لوگوں کو منع کرتا تھا کہ قربانی نہ چڑھائیں اور خداؤں کی پرستش نہ کریں۔

چنانچہ پولی کارپ کو سرکاری طور پر خداؤں کے خلاف بات کرنے کی رائے رکھنے پر قتل کر دیا گیا۔ اُس نے انکار کر دیا ان کی پوجا سے اور اس کی تنقید نے اس کی زندگی کو ختم کر دیا۔

یہ کتاب وارفیلڈ کے سلسلہ وار خطوط کو جو جعلی معجزات کے موضوع پر یونین سیمنری 1918 میں لکھے تھے جنوبی کیرولینا میں وارفیلڈ بیسویں صدی کے علم الٰہیات کا ماہر، پرنسٹن یونیورسٹی کا پروفیسر اور کثرت سے لکھنے والا ترتیب وار ماہر الٰہیات، ایک بار پھر اپنے شک کو بیان کرتا ہے جس کا اس کو یسوع نے حکم دیا ہے۔ آج کی دنیا میں شیطانی معجزات ہیں۔ یہاں بغیر شک کے گمراہ کرنے والے ہیں اور آسانی سے بہل پھسل جانے والے چرچ جانے والے ہیں تجویز میں تو طاقت ہے مگر کوئی خدائی معجزہ نہیں ہے۔ خدائی معجزات کا ایک خاص مقصد تھا۔ جب وہ مقصد پورا ہوا معجزات رُک گئے۔ اور آج کل کی جو معجزات کے متعلق سحر انگیزی ہے اب صرف رومن کیتھولک چرچ تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ اب پوری دنیا میں پینتی کاسٹل اور شفاعیہ تحریکوں میں پھیل رہی ہے۔ یہ مسیحیت کے دوبارہ زندہ ہونے کی نہیں بلکہ کفر کے دوبارہ زندہ ہونے کی علامت ہے کچھ ایسا مذہب جس نے قدیم روم اور پھر قرونِ وسطی کو متاثر کیا۔ اب دوبارہ آرہا ہے کیونکہ مسیحیت موجودہ دماغ سے گم ہوتی جارہی ہے۔